سوال

ن زمین (28) عشر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زمین خراجی میں عشر لازم ہے یا نہ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

نظیہ سے ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وامام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ دونوں لازم ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں سوائے خراج کے او (ولا یجتمع عشر و خراج فی ارض واحدۃ) [1] ایک آدمی کی زمین عشر اور خراج جمع نہیں ہوسکتے۔"صاحب ہدایہ نے اپنے مدعا کے اثبات

حب ہدایہ نے استدلال کیا کہ غالب ظن یہی ہے کہ حضرت عمر عثمان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خراجی زمین سے عشر نہیں لیا ہے اگر انہوں نے وصول کیا ہوتا تو اس کی تفصیل بھی کتابوں میں موجود ہوتی جیسے خراج کی تفصیل موجود ہے۔

م ابن ہمام نے فرمایا: تم میری سنت اور خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین کی صفت پر کاربند رہو۔ لیکن امام ابن ہمام نے ایک دلیل عدم وجوب کی نقل کی ہے فرماتے ہیں: اپنی ستھری کمائی اور زمین کی پیداوار میں سے خرچ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارش اور قدرتی چشموں سے سیر

ت ہوتا ہے کہ جب خلفاء راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی نے عشر زمین خراجیہ سے نہ لیا تو اب بھی وہی حکم ہے گویا یہ حکم منجملہ اجماعیات صحابہ ہوا اور نیز اراضی بلاو عجم تبصریح علمائے کرائے خراجیہ ہیں چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مالا بدمنہ میں وشاہ عبدالعزیز صاحب نے بعض تحریرات میں اس ؛

.واضح ہو کہ ہر زمین کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر (جیسی صورت ہو) لازم ہے بشرطیکہ مالک پیداوار مسلمان ہو اور پیداوار نصاب کو پہنچی ہو خواہ زمین خراجی ہو یا عشری اور خواہ زمین مالک پیداوار کی مملوک ہو یا نہ ہو ہر حالت میں عشر یا نصف عشر لازم ہے اس واسطے کہ ادلہ وجوب عشر و نصف عشر عام ہیں۔

مذین ءامنوا أنفقوا من طیبٰت ما کسبتم ومما أخرجنا لکم من الأرض... ۲٦٧ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (فیما سقت السماء والعیون أو کان عثریا العشر، وما سقی بالنضح نصف العشر" [4]

اور کوئی ایسی دلیل صحیح نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ عشر یا نصف صرف زمین عشری میں لازم ہے اور زمین خراجی میں لازم نہیں اور جس قدر دلیلیں اس مطلوب کے ثبوت میں حنفیہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں ان میں سے ایک بھی قابل احتجاج نہیں ایک دلیل ان کی یہ حدیث ہے۔

یجتمع عشر وخراج فی أرض مسلم" [5]

ہ 268 میں لکھتے ہیں۔

یجتمع عشر وخراج فی الارض علی مسلم) رواہ ابن عدي عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفعہ بلفظ (لا یجتمع علی مسلم خراج وعشر) وفیہ یحیٰ بن عنبسۃ وھو واہ وقال الدار قطنی ھو کذاب وصح ہذا الکلام عن الشعبی وعن عکرمۃ اخرجھما ابن ابی شیبۃ وصح عن عمر بن عبدالعزیز قال لمن قال انما.........." [6]

ر دلیل ہے کہ کسی امام نے عادل ہو خواہ جائر عشر اور خراج کو جمع نہیں کیا یعنی ایسا نہیں کیا کہ عشر بھی لیا ہو اور خراج بھی پس تمام آئمہ (جائر ہوں خواہ عادل) کا اتفاق واجماع اس امر کے ثبوت کے لیے کافی ہے کہ زمین خراجی میں عشر نہیں یہ دلیل بھی ناقابل استدلال ہے جیسا کہ مجیب نے علامہ ابن الہمام سے ؛

بن عبدالعزیز اور زہری کے اختلاف کے باوجود اجماع کیسے قرار دیا جاسکتا ہے بلکہ ان کے علاوہ اور کسی آدمی سے بھی اس کے خلاف تصریح نہیں ہے"

فاء راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین نے زمین خراجی سے عشر نہیں لیا کیونکہ اگر یہ حضرات زمین خراجی سے عشر لیتے تو ضرور منقول ہوتا جیسا کہ ان کے خراج لینے کی تفصیلی باتیں منقول ہیں پس خلفائے راشدین رضوان اللہ عنھم اجمعین کا زمین خراجی سے عشر نہ لینا دلیل ہے کہ زمین خراجی میں عشر لازم نہیں یہ د

---

[1] خراجی زمین کی پیداوار میں عشر نہیں ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ۔ مالک احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عشر بھی ہوگا اور خراج بھی کیونکہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ حق ہیں ان کا محل سبب اور مصرف سب الگ الگ ہیں۔

[2]۔اس کا حاصل صرف اتنا ہی ہے کہ بعض تابعین کا مذہب ہے اور انھوں نے اس کو مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

[3]۔کسی ظالم اور منصف بادشاہ نے عشر اور خراج کو جمع نہیں کیا۔

[4]۔عشر اور خراج مسلمانوں کی زمین میں جمع نہیں ہوتے۔

[5] حدیث کہ عشر اور خراج مسلمان کی زمین میں جمع نہیں ہوتے۔ اس کی سند میں یحیی عیینۃ بہت ضعیف ہے دار قطنی نے اس کو کذاب کہا ہے ہاں شعبی اور عکرمہ کا قول ضرور ہے عمر بن عبدالعزیز سے ایک آدمی نے کہا تھا کہ میں خراج ادا کرتا ہوں عشر نہیں دوں گا تو آپ نے فرمایا خراج زمین پر ہے اور عن

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کہ بارانی زمین میں عشر ہے اور چاہی وغیرہ میں نصف عشر عام ہے اس میں کسی زمین کی تخصیص نہیں ہے۔

[6]۔کسی دلیل سے ثابت نہیں کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوسکتے اور ابن جوزی اور ابن عدی نے جو یحییٰ بن عیینہ سے حدیث روایت کی ہے کہ مسلمان پر عشر اور خراج جمع نہیں ہوسکتے وہ بالکل باطل ہے۔

ب

فتاویٰ نذیریہ

ر: 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات: صفحہ: 83